REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۳

شمارہ ۷

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۲۱ محرم ۱۳۹۴ھ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش | ۱۴ فروری ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ فروری (تبلیغ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ فروری (تبلیغ) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت ضروری اور اہم پیغام

"مخلصینِ جماعت "صد سالہ جشن فنڈ" میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں"

"اس فنڈ کے وعدہ جات مجلسِ مشاورت سے قبل بھجوا دئے جائیں"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

برادرانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی ایک مہم کا آغاز کرتے ہوئے ایک بہت بڑے منصوبہ کا اعلان کیا تھا۔ اس ضمن میں میں نے مخلصینِ جماعت سے آئندہ سولہ سال میں اس عظیم منصوبہ کی تکمیل کیلئے اڑھائی کروڑ روپیہ جمع کرنے کی اپیل کی تھی۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائیگی۔ اس اعلان کے ذریعہ میں مخلصینِ جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اس سلسلہ میں دوست تین باتیں یاد رکھیں:—

ا۔ "صد سالہ جشن فنڈ" کے وعدہ جات مجھے مجلس مشاورت[1] سے قبل بھجوا دئے جائیں۔

ب۔ وعدہ جات بھجواتے ہوئے صرف موجودہ آمد ہی کو مدِ نظر نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اسی کے بھروسے پر آئندہ سولہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر جو بے انتہا فضل اور رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپکی آمدنیوں میں آپکی امید سے کہیں بڑھ کر برکتیں دے گا انہیں بھی مدِ نظر رکھ کر وعدہ بھجوایا جائے!

ج۔ اس سلسلہ میں نقد رقوم اور چیک (اس ہدایت کے ساتھ کہ یہ رقم "صد سالہ جشن فنڈ" کی مد میں داخل کی جائے) براہِ راست افسر صاحب خزانہ[2] صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں!!

اللہ تعالیٰ آپکے اخلاص میں برکت دے اور آئندہ آپ کو پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)

ربوہ (جنوری) ۱۳ صلح ۱۳۵۳ ہش
۱۳ جنوری ۱۹۷۴ء

[2] ہندوستانی احباب جماعت صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رقوم ارسال فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

[1] واضح ہو کہ امسال ربوہ میں مجلس مشاورت بتاریخ ۲۹-۳۰-۳۱ مارچ کو منعقد ہو رہی ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

ہولناک پیشگوئیاں!

مندرجہ عنوان سے صدقِ جدید لکھنؤ کا ایک شذرہ :-

"امریکا کے قومی ادارہ نظم و نسق بحری و فضائی نے پیشگوئی شائع کی، کہ —— ۱۹۷۴ء و ۱۹۷۵ء میں زمین چاند اور سورج میں فلکیاتی تبدیلیاں ہوں گی اور ان کے نتیجہ کے طور پر بڑے سخت مدوجزر پیش آنے کا اندیشہ ہے۔ اور تخمینہ یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں ۴۷، اور ۱۹۷۵ء میں ۷۷ بہت بڑے مدوجزر آئیں گے۔ اور ۱۹۷۴ء میں تین تاریخیں خاص طور پر اندیشہ ناک خیال کی جاتی ہیں۔ ایک ۷ر جنوری کو دوسرے ۱۹ر جولائی کو اور تیسرے ۷ار اگست کو۔ اس وقت سورج تقریباً اسی عرض البلد پر ہے جس پر چاند ہے۔ اور زمین چاند سے قریب تر ہوتی جارہی ہے"۔

اور یہ جیوتش اور نجوم کی اٹکل بازیاں نہیں۔ امریکا کے علمی اور سائنسی احکام ہیں۔"

(صدق جدید یکم فروری ۱۹۷۴ء صہ ۲)

گویا امریکہ کے علمی و سائنسی ا[illegible] فی الواقع جن امور پر قبل [illegible] وقت اطلاع دیتے ہیں اگر معمول کے حالات سے ہٹ کر اُن میں ایسے حالات کے پیش آنے کا ذکر ہے جو بہت بڑا پہلو اندیشہ، خوف اور ہولناکی کا رکھتے ہیں تو اس میں نہ تو کسی شک و شبہ کی گنجائش ہے اور نہ ان کو غیر صحیح اور غلط کہا جاسکتا ہے کیونکہ بقول معاصر صدق جدید قبل از وقوع ایسی اطلاع کا منبع امریکہ کے علمی سائنسی احکام ہو ہوئے!! العظمۃ للّٰہ والکبریاء لہ ——!!

اگرچہ مولانا دریا بادی جیسے عالم فاضل کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ وہ تو ایسی قیاسی پیشگوئیوں کو جو کسی بھی علمی اور سائنسی ادارہ کی طرف سے محض قیاس اور حساب کی بنیاد پر شائع کی جاتی ہیں، اُن کو حقیقی اور مذہبی اصطلاحی رنگ کی پیشگوئیوں کے برابر یا اُن جیسا نہیں سمجھتے ہوں گے۔ لیکن جن لوگوں کو اس بارہ میں صحیح علم اور پوری واقفیت حاصل نہیں ایسے افراد کا دونوں قسم کی پیشگوئیوں میں محض لفظی اشتراک کے سبب مغالطہ میں پڑجانا غیر اغلب نہیں ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ ایسی غلطی کا شکار خود مسلمانوں میں سے بھی بہت سے کچے علم کے افراد بن جائیں بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ دینی علم کی تحصیل کو نہ زیادہ وقعت دی جاتی ہے اور نہ خاص قسم کے باریک فرق کو ذہن نشین کرنے کے لئے کسی طرح کی تکلیف اُٹھائی جانی گوارا کی جاتی ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ علوم و فنون کی حیرت انگیز موجودہ ترقی کے دور میں دُنیا مادیت پر زیادہ ہی جھک گئی ہے۔ اور خالص رُوحانی قدریں اس کی نگاہ سے اوجھل ہوتی جارہی ہیں، ایسے اشتباہ کا شکار ہوجانا عین ممکنات میں سے ہے ـــ اس لئے قبل اس کے کہ ہم مذکورۃ الصدر قیاسی پیشگوئیوں کے مقابلہ میں غیر قیاسی پُرعظمت اور زبردست رُوحانی پیشگوئیوں کی چند مثالیں پیش کرکے دونوں کے فرق کو نمایاں کریں۔ مختصر طور پر اس بات کا ذہن نشین کرادینا نہایت ضروری ہے کہ کسی بھی ملک میں قائم شدہ کسی طرح کے علمی اور سائنسی ادارہ جات کی طرف سے جو کچھ بطور پیشگوئی بیان کیا جاتا ہے یہ اُن کے اپنے حساب، غور و فکر اور اندازے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ علوم اور ایسے تجارب خواہ کیسے ہی پختہ حساب اور تجربات پر مبنی کیوں نہ ہوں، اُن کا اس رنگ میں پُورا ہونا جیسے بیان کرنے والوں نے بیان کیا ہوتا ہے کوئی قطعی اور لازمی بات نہیں ہوتا۔ چنانچہ روزانہ ریڈیو سے موسمی پیشگوئیوں کا بلیٹن سُنا جاتا ہے۔ لیکن بارہا کا مشاہدہ ہے کہ ریڈیو نشریہ نے جس قسم کے موسم کی قبل از وقت خبر دی تھی وقت آنے پر ایسا نہیں ہوا۔ یا اگر ہُوا تو بالکل معمولی سا۔ اب ایسی اطلاعات کے غلط نکلنے پر کوئی بھی اس ادارہ پر حرف گیری نہیں کرتا۔ اس لئے کہ سب جانتے ہیں کہ ادارہ نے اپنے علم اور تجربہ اور اندازے کے مطابق ایک نتیجہ نکالا۔ وہ غلط بھی ہوسکتا ہے۔ اور صحیح بھی۔ اس لئے [illegible] غلط نکل آنے کی صورت میں کوئی بھی قابلِ ملامت قرار نہیں پاتا۔

اس کے برعکس ایسی پیشگوئیاں جو خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل خدا تعالیٰ سے خبر پاکر قبل از وقت اطلاع دیتے ہیں تو اُن کی یہ اطلاع نہ تو اُن کے اپنے غور و فکر کا نتیجہ ہوتی ہے اور نہ ہی ان کا اپنا اندازہ یا حساب اور علم کام کر رہا ہوتا ہے۔ اُن کا دعویٰ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ (یونس آیت نمبر ۱۶) "میں تو جو کچھ مجھ پر وحی سے حکم نازل کیا جاتا ہے، اسی کی پیروی کرتا ہوں"؛ اس لئے مامور من اللہ کی زبان سے [illegible] پیشگوئی دراصل خدا کی کہی ہوئی بات ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی بزرگ کسی پیشگوئی کے سمجھنے میں غلطی کھاجائے۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ خدا سے خبر پاکر دی گئی اطلاع خطا جائے۔ اور اسی طرح ظہور پذیر نہ ہو جس طرح خبر دی گئی ہے۔

اس لئے ذاتی غور و فکر، علم اور حساب کے نتیجہ میں بتائی گئی قبل از وقوع بات بھی چلتے محاورہ کے مطابق **پیشگوئی** ہی کہلاتی ہے۔ لیکن ایسی پیشگوئی اُس مذہبی اور روحانی پیشگوئی سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتی جو خدا تعالیٰ کے نیک بندوں اور اُن کے مامورین کے ذریعہ ایسے حالات میں کی جاتی ہے جبکہ نہ تو کسی طرح کے حالات اس کے موافق ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی قدر قیاس اور اندازہ کی مدد شاملِ حال ہوتی ہے۔ ایسی پیشگوئیاں صرف اور صرف عالم الغیب خدا کی طرف سے مصفّٰی غیب پر مشتمل عظیم الشان خبریں ہوتی ہیں۔ جن کے پُورا ہونے پر ایک طرف اس مامور من اللہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے تو دوسری طرف عالم الغیب خدا کی ہستی کا زبردست ثبوت بہم پہنچاتی ہیں۔

پس آج کی ہماری گفتگو پر اسی کی روشنی میں غور و فکر کیا جانا چاہیئے۔ اور مناسب بھی یہی ہے —— ورنہ ع

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

اب ہم چند ایسی ہولناک پیشگوئیوں کا ذکر بطور نمونہ ذیل میں کرتے ہیں جو آج سے ۱۴ سو سال پہلے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر خود اپنی اُمّت کے افراد کے متعلق قبل از وقوع بتائیں اور اس زمانہ میں وہ بڑی ہی صفائی کے ساتھ پُوری ہوئیں :-

اوّل نمبر پر صحیحین کی حسب ذیل روایت قابلِ غور ہے جس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہی عبرت انگیز الفاظ میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے بطور پیشگوئی فرماتے ہیں :-

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ فَمَنْ؟ (بخاری و مسلم)

اے مسلمانو! یقیناً یقیناً تم اپنے سے پہلی قوموں کے قدم بقدم چلو گے۔ اُن کی بالشت کے برابر بالشت اور اُن کے ہاتھ کے برابر ہاتھ۔ حتیٰ کہ اگر وہ کسی سوسمار (یعنی گوہ) کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے (جو سخت تاریک اور گندہ ہوتا ہے) تو تم بھی اُن کی پیروی کروگے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! کیا پہلی قوموں سے آپؐ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون؟

اب ایک طرف ان الفاظِ نبوی کو رکھیں، دوسری طرف اپنے تئیں مسلمان کہلانے والوں کی حالت پر غور کیجئے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سو فیصدی پُورا ہونے میں کوئی کسر باقی رہ گئی ہے؟ ممکن ہے ہماری بات برادرانِ اسلام کو بُری لگے۔ لیکن ڈاکٹر اقبال تو بہت عرصہ پہلے صاف لفظوں میں مسلمانوں کے منہ پر کہہ چکے اور اُن کی کتاب بانگِ درا میں اب بھی پڑھا جاسکتا ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

فرمائیے! کیا یہ صورتِ حال کچھ کم ہولناک ہے؟

دوسرے نمبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زبردست پیشگوئی قابلِ غور ہے جس میں صرف عامۃ المسلمین کے بگڑ جانے کی پیشگوئی نہیں فرمائی بلکہ ان کے ساتھ "علماء" کی حالت کو ان سے بھی ابتر ہوجانے کی عبرت انگیز خبر دی گئی ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں بیہقی کے حوالہ سے حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کی روایت ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے :-

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشك ان یأتی علی الناس زمانٌ لایبقی من الاسلام اِلّا اسْمُهٗ وَلایبقی من القراٰن اِلّا رَسْمُهٗ مساجدھم عامرةٌ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّماء مِنْ عندھم تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وفیھم تَعُوْدُ۔ (مشکوٰۃ مجتبائی کتاب العلم صہ ۳۸)

"لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ اُن کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان علماء میں سے ہی فتنہ نکلے گا اور اُن میں ہی پھر لوٹ آئے گا۔

فرمائیے اس میں کوئی شک و شبہ باقی ہے؟ علامہ حالی مدت ہوئی ایسے دردناک الفاظ میں اسلام اور مسلمانوں کا مرثیہ کہہ چکے ہیں۔ جو گویا اُردو نظم میں الفاظِ نبوی ہی کا ترجمہ ہے۔ فرماتے ہیں ؎

(باقی دیکھئے صہ ۱۱ پر)

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحیہ خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کرنے کی یاد تازہ کرتی ہے

جماعتِ احمدیہ کے احباب چونکہ شب و روز قربانیاں پیش کر رہے ہیں اسلئے میں انہیں عید کی مبارکباد دیتا ہوں

فیوضِ محمدی کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ذمہ داری اِس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ پر ڈالی گئی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۵ر صلح ۱۳۵۳ہش مطابق ۵ر جنوری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

جلسہ سالانہ کے بعد مجھ پر انفلوئنزا کا شدید حملہ ہوا تھا جس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ لیکن بعض دفعہ دوستوں کی ملاقات بھی شفاء کا موجب بن جاتی ہے۔ اِس لئے مَیں عید کی نماز پڑھانے کے لئے یہاں آگیا ہوں۔ تاکہ احباب کو اس رنگ میں عید کی مبارکباد کہوں جس کا ابھی مَیں مختصراً ذکر کروں گا۔

یوں تو پہلے نبی سے لے کر

بعثتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تک نوعِ انسانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کامل شریعت کی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کی تربیت دینے کا کام کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے اس تربیت کے کام میں خاص طور پر شدت پیدا ہوگئی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر آپؑ کی اولاد نے اس خطۂ ارض میں جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدر تھی اور اس قوم کو جس نے اپنے کندھوں پر سب سے پہلے اس بارِ عظیم کو اٹھانا تھا، اس کی تربیت کے کام کو پُورے زور کے ساتھ جاری رکھا اور ہزاروں سال کی تربیت کے بعد عرب کے مکینوں کو فطری قویٰ کے لحاظ سے اِس قابل بنایا کہ وہ قرآن کریم کی شریعت کو اٹھا سکیں۔ اور اس کامل شریعت کی ذمہ داریوں کو نباہ سکیں۔

گویا یہ ایک بنیاد تھی جسے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے ذریعہ مضبوط سے مضبوط تر بنایا جا رہا تھا۔ اور پھر ہزاروں سال کی اس تربیت اور تیاری کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ آپؐ

انسانیت کا نچوڑ

تھے۔ آپؐ ہی کی خاطر عالمین کو۔ کائنات کو پیدا کیا گیا تھا۔ آپؐ کی ذات میں نوعِ انسانی نے خدا تعالیٰ کی صفات کے حسین تر جلوے دیکھے۔ آپؐ کے وجود میں نوعِ انسانی نے انسانی قوتوں کی کمال نشو و نما کا مشاہدہ کیا۔ پس ظاہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ انسان کے کندھوں پر ایک نئی قسم کی ذمہ داریاں ڈالی گئیں۔ آپؐ سے پہلے نسلِ انسانی کو ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کی تربیت دی جا رہی تھی۔ آپؐ کی بعثت کے بعد اس بنیاد پر منزل بمنزل رُوحانی محل کو بلند سے بلند تر کیا جانے لگا۔ اور اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ ہمارے اِس زمانہ میں یہ وسعت اپنی انتہائی شکل اختیار کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ اب نوعِ انسانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عظیم رُوحانی قلعہ

میں سما جائے گی۔ اور شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہو کر لوگ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے امن کی زندگی گذارنے لگیں گے۔

دینِ اسلام کو وسعتوں کی اس انتہا تک پہنچانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فیوض کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ذمہ داری اُمتِ محمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی تھی۔ اور اب اس زمانہ میں یہ ذمہ داری اپنی انتہائی شکل میں اُمتِ محمدیہ کے اُس گروہ پر ڈالی گئی ہے جسے جماعتِ احمدیہ کا نام دیا گیا ہے۔ اور جس کی بناء حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اور اس

اِیثار کا نمونہ

دکھا رہی ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار اور آپؐ کے محبت کے سرچشمہ سے پھوٹتا اور دُنیا کو اپنے حسن و احسان سے گرویدہ بنا کر خدائے واحد و یگانہ کی طرف لانے والا ہے۔ گویا اس جماعت کا یہ نصب العین ہے کہ وہ اسلام کے قلعے کو حتی الامکان وسیع سے وسیع تر اور بلند سے بلند تر کرنے کے لئے کوشاں رہے۔

پس جماعتِ احمدیہ کمزور اور بے بس ہونے کے باوجود، حقیر سمجھے جانے کے باوجود دُنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت ہونے کے باوجود [illegible] لے کے حضور بشاشت سے قربانیاں دینے میں آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس رُوحانی عمارت میں وسعت پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کر رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہماری یہ عید دراصل قربانیوں کی یاد دلاتی ہے۔ اس عید سے خدا تعالیٰ کے حضور ایک خاص مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دینے کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ اِس وقت جماعتِ احمدیہ کے سب افراد مرد بھی اور عورتیں بھی۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی چونکہ خدا کی راہ میں قربانیاں دینے میں مشغول ہیں۔ اس لئے مَیں سب کو اِس

عید کی مبارکباد

پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکات حاصل ہو رہی ہیں اللہ تعالےٰ اُن میں اور بھی زیادتی کرے۔ اور آپ سب اللہ تعالےٰ کی اُن نعمتوں کے وارث بنیں جن کی ہمیں بشارتیں دی گئی ہیں۔ یہ وہ بشارتیں ہیں جن کا پہلے نبیوں نے بھی ذکر کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

عظیم نعمتوں کی بشارتیں

دی ہیں اور آپؐ کے عاجز متبعین نے بھی اُن کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمیں وہ ساری نعمتیں مل جائیں جن کی ہمیں بشارتیں دی گئی ہیں۔ اور اس طرح قربانی کی اِس عید سے جو حقیقی برکات وابستہ ہیں۔ خدا کرے کہ ہم سب کو وہ برکتیں نصیب ہوں۔ اللّٰھم آمین ؀

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۳ء

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

از محترم نواب عبدالرحیم صاحب خالدؔ آف مالیر کوٹلہ حال قادیان

ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عنوان سے ایک تقریر حضرت محترم نواب عبدالرحیم خان صاحب خالدؔ نے قلمبند فرمائی اور جلسہ سالانہ قادیان کے شبینہ اجلاس منعقدہ ۱۸ر دسمبر ۷۳ء میں پڑھ کر سنائی گئی۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ہے اور اس کی بے حساب عطا اور بخشش ہے کہ باوجود ۷۷ سالہ عمر کے میری یادداشت اسی طرح قائم ہے۔ جیسا کہ یہ کل ہی وقوع میں آئی ہے۔ میرے والد خان محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور نے مع اہل و عیال سال ۱۹۰۲ء قادیان دارالامان ہجرت فرمائی۔ قادیان اس وقت بالکل غیر معروف اور مختصر سا گاؤں تھا۔ بجز دارالمسیح سب مکان کچے اور غیر پختہ تھے۔ البتہ مرزا نظام الدین صاحب کا مکان ایک بڑے اونچے بیرونی دروازے سے اندر گذر کر پہلے ایک وسیع میدان تھا اور اس کے بالمقابل اس وقت کے لحاظ سے بہت اچھا پختہ مکان کافی کشادہ اور فراخ نظر آتا تھا۔ اس کے اندر جانے کا کبھی موقعہ نہیں ملا۔ کیونکہ مرزا صاحب جو مسیح موعود علیہ السلام کے ہم جد تھے مسیح موعودؑ سے سخت مخالفت رکھتے تھے۔ جس بڑے بیرونی دروازے کا میں نے ذکر کیا ہے اس کے متصل بعد ایک بڑا سایہ دار پیپل کا جھاڑ تھا یا بڑ کا جھاڑ تھا۔ یہ بالکل مسجد مبارک کے سامنے احمدیہ چوک کا راستہ چھوڑ کر اپنے سایہ سے عوام کے لئے نہایت کار آمد تھا۔ چونکہ مرزا نظام الدین صاحب نمبردار بھی تھے اس لئے ضرورتمند رعایا جو نمبردار صاحب کو ملنے آتی تھی وہاں موسم گرما میں آرام لیا کرتی تھی۔

ہمیں دارالمسیح میں بالاخانہ پر صرف دو کمرے پختہ رہنے کے لئے دیئے گئے۔ وہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے صحن سے بالکل ملحق اور صرف ایک دروازے سے جدا ہو کر پہلے ایک چھوٹا سا صحن اور اس کے بعد دائیں طرف وہی مذکورہ بالا دو کمرے ایک چھوٹا دوسرا کچھ بڑا مگر بہت بڑا نہ تھا۔ ان کی شکل ابھی تک وہی ہے جو اس زمانہ میں تھی۔ صحن کے بائیں طرف ایک اور کمرہ تھا جو سٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ دوسرے الفاظ میں توشہ خانہ سمجھا جا سکتا تھا۔ جو بڑا کمرہ اوپر بیان کیا ہے۔ ایک دروازہ پھر بائیں طرف جو بالکل ایک غیر پختہ دیوار کے درمیان کم چوڑائی اور کافی لمبائی کا صحن اور اس کے آخر میں دو کمرے (کنسٹرکشن کے بنے ہوئے) خادمات کے لئے مخصوص کر دیئے گئے تھے۔ یہ تمام عمارت جس کی تفصیل اوپر بیان کی گئی اسی طرح اس کے نیچے کچی بنائیت تھی۔ اس بالاخانے کے نیچے دو کمرے جو ایک گیلری سے علیحدہ کئے گئے تھے اور اس گیلری کے ایک طرف راستہ باہر کو نکلتا تھا۔ جہاں ایک کچا کمرہ تھا جس کا دروازہ اس گیلری میں بھی کھلتا تھا۔ اندر کی طرف کافی بڑا صحن تھا۔ غسلخانہ باورچی خانہ اس سے ہٹ کر اسی صحن میں نکلنے کے لئے دروازے تھے۔ اسی طرف ایک اور دروازہ تھا۔ جو گلی کو باہر جانے کے لئے ملازمین کی آمد و رفت کے لئے موجود تھا۔ بہرحال اس پختہ مکانیت کے سوا تمام کچی مکانیت میرے والد نے گرا کر ایک پختہ سہ منزلہ مکان بنا لیا۔ جو ۱۹۰۵ء میں بن کر تیار ہوا۔ اور ۱۹۰۹ء تک اس میں سکونت پذیر رہے۔ مگر اس مکان کا تعلق ایک لکڑی کی سیڑھی کے ذریعہ دارالمسیح کے ساتھ باقی رہا۔ حضرت اماں جان اور دیگر خواتین اہل بیت کا آنا جانا اسی راستہ سے تھا۔

میرے والد صاحب کی ہجرت کے بعد کافی عرصہ تک ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان رہے۔ شاید سہ ماہ یا کم و بیش عرصہ تک ہمیں آپ کی مہمان نوازی کا شرف حاصل رہا۔ حضرت اماں جان کے مبارک ہاتھوں کے پکے ہوئے کھانے کافی عرصہ تک کھانے کا خوش قسمت موقعہ ملتا رہا۔

پہلی مرتبہ جو ہم تینوں بھائیوں کو حضورؑ کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملا اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ہمارے گائیڈ تھے۔ میں اس وقت پانچ سالہ عمر کا بچہ تھا اور حضرت صاحبزادہ صاحب چار سال بڑے تھے۔ انہوں نے ایک سبز ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس کے فرنٹ پر اللہ لکھا ہوا تھا۔ اور ہر دو سائڈ پر محمدؐ لکھا ہوا تھا۔ جس راستے ہم جا رہے تھے اب بھی اس راستہ میں ایک TUNNEL ہے جس کے ہر دو اطراف مکان ہیں۔ اور یہ سیدھا راستہ مرزا سلطان احمد صاحب فرزند اکبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کو جا نکلتا ہے۔ وہاں تک پہنچنے کی ضرورت نہیں۔ اس Tunnel کے خاتمہ پر فجا نامی ملازم کا تنگ و تاریک حجرہ تھا۔ اسے پار کر کے ایک کھلا صحن آتا ہے وہاں سے لکڑی کی سیڑھیاں اماں جانؓ کے اوپر کے صحن کو جاتی ہیں۔ اس حجرہ میں اس قدر اندھیرا تھا کہ مجھے ڈر لگا اور میں نے رونا شروع کر دیا۔ لیکن بہت جلد روشنی کی طرف حضرت صاحبزادہ صاحب ہاتھ پکڑ کر لے گئے۔ بہرحال سیڑھیاں چڑھ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں ہم سب کو باریابی حاصل ہوئی۔ والد صاحب نے ہم ہر ایک کو ایک ایک اشرفی دی تھی کہ بہ نذر کے طور پر پیش کر دینا۔ چنانچہ حسب ہدایت وہ پیش کی گئی۔ چونکہ میں سب سے چھوٹا تھا۔ اور اس وقت کسی قدر چلبلا پن بھی تھا۔ حضرتؑ میری طرف زیادہ متوجہ ہوئے۔ میری جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک نب (Nib) جو ہولڈر سے لگا کر لکھنے کے کام آتا ہے وہ نکلا۔ آپؑ نے فرمایا یہ بچہ بڑا ہو کر لکھا پڑھا یعنی خواندہ ہوگا۔ اس شرف ملاقات کے بعد ہم بے تکلفی سے آیا جایا کرتے تھے۔ گو والد صاحب ہمیں بے وقت آنے جانے سے سخت منع کرتے تھے۔ تاہم جب کبھی موقعہ ملتا آنا جانا ضرور رہتا ہی تھا۔ میاں مبارک احمد آپؑ کے سب سے چھوٹے بیٹے مجھ سے ایک دو سال چھوٹے تھے مگر وہ نہایت شرمیلے اور چھوٹا ہونے کے باعث ماں باپ کے لاڈلے تھے۔ ان سے زیادہ میل ملاپ نہیں تھا۔ مگر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو بعد میں میرے بہنوئی بھی تھے۔ ان کا آنا جانا عموماً شام کو ہوا کرتا تھا۔ ہم دو چار بچے روزانہ Hide & Seek کھیلا کرتے تھے۔ میاں شریف احمد صاحب کھیل کود میں بڑے مستعد اور دلیر تھے۔ وہ بانسوں کے Stick کی ٹانگیں بنا کر سیڑھیاں چڑھ جاتے۔ ہم بچے تھے۔ اونچائی اور لمبائی کے لحاظ سے وہ اتنے اونچے نظر آتے اور سیڑھیوں پر چڑھتے وقت یہ خطرہ پیدا ہوتا تھا کہ اگر گر گئے تو سخت چوٹ آنے کا اندیشہ تھا۔ حضرت مبارکہ بیگم صاحبہ المعروف نواب مبارکہ بیگم میری کلاس فیلو تھیں۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب بھی پڑھا کرتے تھے مگر یہ ہمارے استاد پیر منظور احمد صاحب کو بہت ستاتے تھے۔ پیر صاحب مرحوم اپاہج تھے۔ ایک آدھ دفعہ انہوں نے انہیں مارا بھی تھا۔ مگر پیر صاحب کی سزا کا ان پر کوئی اثر نہیں تھا۔ بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماسٹر عبدالعزیز صاحب کے سپرد کیا۔ وہ آ کر پڑھاتے تھے۔ ماسٹر صاحب نے کئی بار فرمایا کہ میں نے حضرت صاحب کے پاس شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کو اجازت ہے آپ مناسب سختی کیا کریں۔ مگر وہ نیک شخص تھے۔ انہوں نے کبھی میاں صاحب کو نہیں مارا۔ یہاں یہ عرض کر دینا نامناسب نہیں ہوگا کہ ان کا دماغ اور ذہن ایسا اچھا تھا گو خود کئی مرتبہ میٹرک میں فیل ہوئے مگر مجھے انگلش اور حساب اور جغرافیہ ایسا اچھی طرح سے پڑھاتے کہ کوئی بھی ٹیچر میرے لئے ایسا کارآمد ثابت نہیں ہوا جیسا ان سے مجھے فائدہ ہوا۔ اور میں سمجھتا ہوں میٹرک میں میری کامیابی ان کی سعی اور کوشش سے حاصل ہوئی۔

مجھے یاد ہے چھوٹی مسجد جسے مسجد مبارک کہا جاتا ہے اس قدر مختصر تھی کہ پندرہ بیس سے زیادہ آدمی نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اسی طرح اوپر بھی یہی تعداد نمازیوں کی ہو سکتی تھی۔ اس سے زیادہ کی ہرگز گنجائش نہیں تھی۔ عموماً حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ ہی اس مسجد میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ حضورؑ کو میں نے کبھی نماز پڑھاتے نہیں دیکھا۔ ہم بھائیوں کو [illegible] حضور نے ہی ای

مجھے یاد ہے مسجد مبارک کے اُوپر بعد نماز مغرب ابھی دن کی روشنی باقی تھی۔ گرمیوں کا زمانہ تھا۔ آپؑ نے میرے بڑے بھائی عبدالرحمٰن خان صاحب کا ہاتھ پکڑا اور میرے منجھلے بھائی عبداللہ خان اور میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا۔ جس الحاح اور عجز سے آپ ربِّ انّی ظلمتُ نفسی الخ پڑھتے اور اس کے بعد ترجمہ فرماتے اس کا اثر میرے دل پر ابھی تک ہے۔ آپ کبھی کبھی میرے والد کو ملنے آتے۔ آنکھیں آپ کی ہر وقت جھکی رہتی تھیں۔ نیم کھلی آنکھوں سے مخاطب ہوکر پوچھتے، نواب صاحب کہاں ہیں۔ بسا اوقات میں اُوپر جاکر اپنے والد کو کہہ کر آتا۔ آپ اتنا عرصہ ٹہلتے رہتے تھے۔ آپ نرم ترکی ٹوپی پہنتے تھے۔ جو سُرخ رنگ کی ہُوا کرتی تھی۔ سر ننگا ہوتے وقت حنا سے رنگے ہوئے ریشم کی طرح باریک بال تھے آپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ جس عمر میں اوّل مجھے آپ کے پاس حاضر ہونے کا موقعہ ملا۔ آپ سترسٹھ یا اڑسٹھ سال کی عمر میں تھے۔ مگر آپؑ کے چہرے پر تازگی اور نور تھا۔ چہرہ صاف اور جھُریوں کا نام تک نہیں تھا۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی اور نکاح میرے سامنے پڑھا گیا۔ نہایت سادہ رسم تھی۔ چھوارے اور چائے سے تواضع کی گئی تھی۔ مجھے تو علم نہیں مگر میرے سب سے بڑے بھائی کا کہنا ہے چھوارے زیادہ کھا لئے تھے اس لئے وہ تاریخی بیماری کا حملہ مجھ پر ہُوا۔ مجھے یاد ہے خواجہ کمال الدین صاحب کسی اپنے دوست کے ساتھ ہمارے مہمان ہوئے۔ اُن کے لئے کمرے کو درست کیا جا رہا تھا۔ ملازمین الماریوں کو جھاڑتے تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا کہ یکلخت مجھ پر نیند کا غلبہ ہُوا۔ اور میں وہاں ہی لیٹ گیا۔ اس کے بعد مجھے علم نہیں کہ کیا ہُوا۔ بعد میں معلوم ہُوا چودہ دن تک بے حس و حرکت اور بے ہوش پڑا رہا۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے مجھے لاعلاج بتلایا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اعظم خلیفۃ اوّلؓ نے خود جاکر حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کیا کہ اب اس کا علاج ہمارے بس میں نہیں۔ میرے والد نے بھی معروضہ پیش کیا کہ علاج کا وقت گذر گیا ہے۔ اب دُعا ہی کچھ کر سکتی ہے۔ چنانچہ حضور نے ازراہِ ذرہ نوازی میرے لئے دُعا فرمائی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور میرے لئے شفاعت بھی کی۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:—

"میں نے اس کے لئے دُعا کی۔ تو معلوم ہُوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جنابِ الٰہی میں عرض کی یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا "مَنْ ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ"۔ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذنِ الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہوگیا بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہُوا اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَازُ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دُعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دُعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹)

میں تو بے ہوش تھا مگر بابا صفدر جو میرے دادا کے زمانے کے پُرانے ملازم تھے وہ میری نرسنگ پر متعین تھے۔ انہوں نے مجھے بتلایا کہ حضور تین انگور دے کر آئے۔ ایک کا رس میرے منہ میں ٹپکایا۔ لیکن کوئی اثر نہیں ہُوا۔ دوسرے کا جوس ٹپکایا۔ جسم میں حرکت ہوئی۔ تیسرے کے ٹپکانے سے آنکھیں کھل گئیں۔ کمزور بہت ہوگیا تھا۔ اُٹھنے بیٹھنے کے قابل نہ تھا۔ چل نہیں سکتا تھا۔ والد نے مجھے گود میں لے کر مسیح موعودؑ کی گود میں دیا۔ حضرت اماں جانؓ کے صحن میں جو بیت الدعاء سے ملحق صحن ہے وہاں چارپائی بچھی تھی جس پر آپؑ نے نہایت شفقت اور پیار سے بٹھلایا۔ اور اپنے دستِ مبارک سے تندوری روٹی کا پاپڑ نکال کر شوربے سے کھلاتے رہے۔ اس وقت حضرت خلیفہ ثانی جو اُس وقت بمشکل ۱۲-۱۴ سال کے تھے ایک کالا اندر بھُس بھرا گھوڑا لئے جاتے ہوئے سامنے سے گذرے۔ میں نے ضد کی کہ حضرت جی یہ گھوڑا میں لوں گا۔ چنانچہ آپؑ نے وہ مجھے دلوا دیا۔

اُس زمانے میں پلیگ کا دور دَورہ تھا قریباً ہر فروری اور مارچ ہُوا کرتا تھا۔ یہ وباء بے حد مُوذی تھی۔ باوجود خدا کے اطمینان کے کہ دارالمسیح کی چار دیواری محفوظ رہے گی۔ آپ بطور [illegible] Praph[illegible] نہایت احتیاط فرمایا کرتے۔ کمروں اور صحنوں میں فنائل کا بے انتہا استعمال رکھتے تھے اور کمروں میں فرنیچر اور سامان سے خالی کرکے بے شمار لکڑیاں لگاکر آگ سے کمروں کو خوب گرم کراتے اس میں گندھک اور دیگر ایسی چیزوں کو جلاتے۔ اگر ان کمروں میں اس جلتی ہوئی آگ میں کوئی جانا چاہے وہ ہرگز اندر نہیں جاسکتا۔ تپش سے دم گھٹتا تھا۔ ایک مرتبہ نیچے صحن میں آپؑ نے آگ جلائی۔ اُوپر سے دیکھنے کے لئے فرمایا بچوں کے لئے یہ ایک تماشہ تھا۔ مگر جھُلس دینے والی آگ اس طرف مُنہ نہیں کرنے دیتی تھی۔

میرے والد لاہور میں میرے بڑے بھائی کے ٹائیفائڈ سے بیمار ہونے کے باعث رُک گئے تھے۔ تو حضرت صاحبؑ کے پاس ہم بھی چلے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم اچانک دن کے گیارہ بجے کے قریب گئے تو وہاں حضرت اماں جانؓ ہی موجود تھیں۔ معلوم ہُوا آپؑ بیت الدعاء میں ہی تشریف رکھتے ہیں۔ ہم لوگ باہر ہی صحن میں اماں جانؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ کوئی پندرہ منٹ کے بعد دروازہ کھلا۔ آپ باہر تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک تھالی تھی۔ جو انہوں نے ہمیں عطا کی۔ اور فرمایا اس تھالی پر میں نے بہت دعا کی ہے۔ اسے کھاؤ۔ چنانچہ میں نے اور میرے بھائی عبداللہ خان نے شاید میری والدہ خالہ نے بھی کھالی۔ مگر میں بلا جھجک کھاتا رہا۔

کبھی کبھی والد کے غیاب میں بھی آپؑ دروازہ کھٹکھٹا کر اندر تشریف لے آتے کُرسیاں باہر بچھ جاتیں۔ اور آپ بیٹھ جاتے ایک مرتبہ غوثاں میری خالہ والدہ کی ہمشیرہ ایک کوزہ پانی کا بھر کر لائیں۔ بولیں میں مریض ہوں۔ آپ پی کر مجھے لوٹائیں۔ تاکہ میں جھوٹا پانی پی کر شفا حاصل کروں۔ آپؑ نے ہاتھ میں لے کر شاید پیا۔ اور کوزہ واپس کر دیا۔ عورتیں کچھ گُڑ توے پر رکھ کر پکاتی تھیں۔ اس وقت یہ سب کھا رہی تھیں تو آپؑ نے فرمایا یہ صحت کے لئے خراب ہے یہ نہ کھایا کرو۔ خصوصاً سینہ کے مریض کے لئے یہ مُضر ہے۔ میری خالہ والدہ اور غوثاں اُن کی ہمشیرہ سینہ کی مریض تھیں۔

آپ کافی تیز چلا کرتے تھے۔ خدام بڑی مشکل سے آپ کا ساتھ دیتے۔ کبھی حضرت خلیفہ اوّل نورالدین اعظمؓ بھی ساتھ ہوتے۔ مگر وہ اُن کی تیز رفتاری میں بہت عرصہ تک ساتھ نہ دے سکتے تھے۔ چنانچہ حضورؑ بہت دُور نکل جاتے اور حضرت خلیفہ اوّلؓ بہت پیچھے رہ جاتے۔ اُن کے ساتھ بھی چند ایک احباب رہتے۔ ہم بچے تھے۔ میر حامد شاہ صاحب کا لڑکا یا پوتا یا نواسا میرا دوست تھا جس کا نام امتدادِ زمانہ کے باعث مجھے یاد نہیں ہے کھیلتے بھاگتے بہت دُور نکل جاتے پھر آپؑ آواز دیتے اور آپؑ کے ساتھ دیگر خدام بھی ہمیں واپس بُلاتے۔ عموماً آپؑ بسراواں کی طرف سیر کو جایا کرتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید جب امیر افغانستان کے بُلانے پر واپس کابل جا رہے تھے آپ رخصت لینے کے لئے مسجد مبارک میں حضور سے آخری بار ملے ہمارا رتھ دو بیلوں والی باہر تیار کھڑی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ رتھ پر حضورؑ سوار کرکے واپس ہوجائیں گے۔ لیکن آپ پیدل نہر تک انہیں چھوڑنے گئے۔ چنانچہ وہاں آپ نے انہیں رخصت کیا۔ صاحبزادہ صاحب شہیدؓ نے ایسا ظاہر کیا کہ وہ آپ کے پاؤں پر گر پڑیں۔ مگر حضرت صاحب نے انہیں پکڑ لیا۔ یہ مجھے یاد نہیں اُن سے معانقہ کیا یا نہیں۔ بہرحال وہاں سے ہم جُدا ہوئے اور کابل پہنچنے پر ملاؤں کے حکم سے آپؓ کو سنگسار کیا گیا۔ میری خالہ والدہ سینہ کی مریض تھیں۔ حضورؑ نے مشورہ دیا کہ اماں جانؓ کے باغ میں ایک مکان ہے۔ وہ گاؤں کی آبادی سے جُدا ہے۔ وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے۔ اس کا ایک حصہ کچا بھی تھا۔ بہرحال وہاں جاکر ہم ٹھہرے میری خالہ والدہ کا مرض بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ مرض جان لیوا بنی اور اُن کا انتقال ہوگیا۔ میں جب نو سال کا تھا آپ عیادت کے لئے بار بار تشریف لایا کرتے تھے۔ اُن کا جنازہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی موجودگی میں پڑھا گیا تھا۔ جنازہ دریک کے جھاڑوں کے نیچے ہماری چھوٹی سی باغیچی کے سامنے پڑھا گیا۔ یہ باغیچی بعد میں میرے والد نے حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو دے دی۔ جہاں انہوں نے دارالضعفاء کے کئی گھر بنائے۔

میری والدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح میرے والد سے آپؑ کی حیات میں ہی ہُوا۔ شاید حضرت خلیفہ اوّل نے ہی پڑھا۔ اور حضورؑ بھی مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے۔ یہ رشتہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی سعی اور کوشش سے ہُوا۔ بات چیت زیادہ تر پیر منظور محمد صاحب کے ذریعہ ہوئی۔ مگر ہمارے گھر میں ہماری والدہ آپؑ کے وصال کے ایک سال بعد ہی آئیں۔ ہم جب لاہور میں تھے سٹیشن پر ہم نے اُن کا استقبال کیا۔ ہمیں سٹیشن پر بھائی عبدالرحیم صاحبؓ لے کر آئے تھے۔ جو ہمارے ٹیوٹر تھے۔

آپؑ کا انتقال بہت اچانک ہُوا۔ آپؑ لاہور میں کیلیوں والی سڑک پر خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر قیام پذیر تھے۔ کافی عرصہ آپ لاہور میں ٹھہرے تھے۔ ہم روزانہ دو گھوڑوں والی گاڑی پر سوار ہوکر اپنے والد کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ راستہ میں مال روڈ کے انگلش ویرہاؤس [illegible] صاحب کو لے لیا کرتے تھے۔ لینڈ گاڑی میں ہم تینوں اور [illegible] تھوڑی تھی۔ [illegible] صاحب کے [illegible] مجھے [illegible] مصیبت تھی۔ [illegible]

سے معاً پیشتر تھا۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ ایک عرصہ تک وہاں تشریف فرما تھے۔ شب کو کوئی صاحب آئے اور انہوں نے ہماری کوٹھی میں آکر ہمارے والد صاحبؓ کو جگایا۔ ہم سو رہے تھے۔ ہمیں معلوم نہیں کوئی آیا یا نہیں۔ مگر صبح معلوم ہوا والد صاحبؓ خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر گئے ہیں۔ اور تھوڑی دیر بعد والد صاحبؓ کوئی سات آٹھ بجے صبح واپس آئے۔ اور معلوم ہوا حضورؑ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب بھی جسدِ مبارک کے ساتھ فوری قادیان چلے آئے۔

یہاں یہ عرض کر دینا ضروری ہوگا کہ حضورؑ کافی عرصہ قادیان کے قصبہ کو چھوڑ کر اماں جانؓ کے باغ میں سکونت پذیر رہے۔ شاید بعد ۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے اور ہم اماں جانؓ کے باغ ملحق مرزا امام الدین صاحب کی باغیچی میں رہنے کے لئے چلے گئے تھے۔ ہم سب خیمہ زن تھے۔ ایک ہمارا بڑا بھاری خیمہ نماز کے لئے لگا دیا گیا تھا۔ جس میں پانچوں نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ وہاں بھی پیر منظور احمد صاحب ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ آپؑ بالعموم ایک شہ نشین پر خالی وقت احباب کے ساتھ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ وہ شہ نشین بلا سقف اور دیوار تھی۔ صرف گھوڑے کے سُم کی مانند وہ شہ نشین تھی۔ اب اس پر چھت پڑ گئی ہے۔ اور ایک کمرے کی حیثیت بن گئی ہے مگر وہ شکل باقی نہیں رکھی گئی۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

ضروری اعلان

سلسلہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

برائے سال ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۷ء

اخبار بدر کی سابقہ اشاعت میں جیسا کہ پیشتر اعلان ہو چکا ہے۔ کہ نئے انتخابات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور مطبوعہ قواعد انتخاب کی روشنی میں اپریل ۱۹۷۵ء سے قبل مکمل ہو جانے چاہئیں۔ اسی سے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱)۔ جن جن جماعتوں کے عہدیداران کو نظارت ہذا کے سرکلر کی کاپی اور مطبوعہ قواعد فارم موصول ہو چکے ہوں وہ فوری طور پر اس کی رسیدگی سے مطلع فرما دیں تاکہ اگر کسی جماعت کو کسی وجہ سے یہ سرکلر اور مطبوعہ کاپی نہ پہنچی ہو تو اُن کو دوبارہ بھجوائے جا سکیں۔

(۲)۔ انتخابات کے تعلق میں جملہ مبلغین کرام اور انسپکٹران مال کو فرداً فرداً اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ان کی روشنی میں اپنی نگرانی میں جلد انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے تعاون فرماویں۔

(۳)۔ جن جماعتوں میں قواعد کی روشنی میں مجلس انتخاب کا انتخاب ضروری اور لازمی ہو اُن کا انتخاب کروا کر جلد نظارت ہذا سے منظوری حاصل کی جائے۔ تاکہ اس کے ذریعہ عہدیداران جماعت کا انتخاب عمل میں آسکے۔

(۴)۔ جن جماعتوں میں قواعد کی روشنی میں مجلس انتخاب کی ضرورت نہیں۔ وہ فوری طور پر عہدیداران کا انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کریں۔

(۵)۔ چونکہ یکم مئی سے نئے منتخب اور منظور کردہ عہدیداران نے اپنی اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھالنی ہوں گی اس لئے تمام جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ نئے انتخابات کی منظوری ۳۰/۴/۷۵ سے قبل حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مکرر تاکید کی جاتی ہے کہ سرکلر اور مطبوعہ قواعد کی کاپیوں کی رسیدگی سے بروقت اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ بعد میں کسی عہدیدار یا جماعت کا شکوہ اس بارہ میں قابلِ قبول نہ ہوگا۔ کہ ان کو نظارت ہذا کے سرکلر اور مطبوعہ قواعد انتخاب کی کاپی نہیں پہنچی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین ۞

ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے ضروری اعلان

بابت انتخاب اکتوبر ۱۹۷۴ء تا ستمبر ۱۹۷۷ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلسِ مشاورت میں جو فیصلہ ہوا تھا اس کی روشنی میں مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے جماعتوں کے انتخاب کے لئے برابر اخبار بدر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو شائع فرمایا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ کاپی میں بھی گذشتہ سال آخری صفحہ پر اس اعلان کو شائع کر دیا گیا تھا۔ تاکہ لجنہ کی عہدیداران زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔

لجنہ اماء اللہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عہدیداران لجنات اماء اللہ کے موجودہ تقرر کی میعاد (۳۰ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو ختم ہو رہی ہے۔ (کیونکہ لجنہ اماء اللہ کا سال ماہِ ستمبر میں ختم ہوتا ہے) آئندہ تین سالوں یعنی اکتوبر ۱۹۷۴ء تا ستمبر ۱۹۷۷ء تک کے لئے عہدیداران لجنہ اماء اللہ کے انتخاب ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں کر لئے جائیں۔ اور دس ستمبر ۱۹۷۴ء تک تمام لجنات اپنے انتخاب کروا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پتہ پر رپورٹ بھجوا دیں۔ تاکہ وقت پر منظوری دی جا سکے اور عہدیداران سال شروع ہوتے ہی صحیح رنگ میں اپنی اپنی لجنہ کا کام سنبھال سکیں۔

انتخاب کرواتے وقت حضور ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد کی تعمیل میں ان اُمور کو مدّنظر رکھا جائے:۔

(الف) موجودہ صدر لجنہ کا نام دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ انہیں قرآنِ مجید ناظرہ آتا ہو۔ اور اپنی لجنہ کی کم از کم تینتیس ۳۳ فیصدی عورتوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھوا دیا ہو۔

(ب) دیگر عہدیداران کے نام بھی دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے۔ جبکہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتی ہوں۔

ضروری ھدایات

(الف) انتخاب امیر جماعت احمدیہ یا مبلغ سلسلہ احمدیہ کی موجودگی میں پردہ کے انتظام کے ساتھ کرایا جائے۔ اور انتخاب کی چھٹی پر ان کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(ب) ایسی بہنیں جو موصی ہوں اور اُن کا نام کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو اُن کے نام کے ساتھ ان کا وصیت نمبر درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیّت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقّت نہ ہو۔ اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

(ج) جو بہنیں غیر موصی ہوں اُن کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے تصدیقی رپورٹ ہو کہ ان کے ذمّہ کوئی بقایا نہیں ہے۔

(د) انتخاب کرواتے وقت اس بات کو مدّنظر رکھنا۔ کہ کوئی عہدیدار جس کو قرآن مجید ناظرہ نہ آتا ہو۔ عہدیدار منتخب نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے انتخابی رپورٹ پر انتخاب کرانے والی کے تصدیقی دستخط ہوں کہ جن عہدیداروں کا انتخاب کروا کر بھجوایا جا رہا ہے۔ وہ عہدیداران قرآن کریم ناظرہ جانتی ہیں۔

(ی) انتخاب کی منظوری کے لئے چٹھی دفتر لجنہ مرکزیہ میں دس ستمبر ۱۹۷۴ء کو پہنچ جانی چاہیئے۔

خاکسار: امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کا بیٹا عزیز مولوی محمد حمید صاحب کوثر مورخہ ۱۲ر فروری کو بغرضِ تبلیغ بھاگلپور روانہ ہو رہا ہے۔ ۱۹۴۵ء کی بات ہے کہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل اور مولوی عبد الغفور صاحب نے کٹک میں تقاریر کیں اور ان کی تقاریر سے خاکسار کو احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور خاکسار نے احمدیت قبول کر لی۔ اس وقت میں نے یہ عہد کیا تھا کہ جب میں شادی کروں گا اور خدا تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے گا تو میں بھی اس کی زندگی وقف کر دونگا۔ سو آج خدا تعالیٰ کے حضور خاکسار کا دل سجدہ ریز ہے جس نے میری خواہش کے مطابق ایسے سامان پیدا کئے۔ خاکسار تمام احباب جماعت سے درخواستِ دُعا کرتا ہے کہ عزیز کے احسن رنگ میں خدمت دین بجا لانے کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد شریف گجراتی درویش قادیان۔

اگر جماعت احمدیہ کے مبلغینِ اسلام افریقہ میں نہ پہنچتے تو عیسائیت افریقہ پر چھا جاتی

جماعتِ احمدیہ نے یورپ میں ایک ارفع مذہب کی تلاش کا جذبہ ابھارنے میں اہم کردار ادا کیا ہے

جلسہ سالانہ کے بعد ربوہ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں چودہ غیر ملکی مندوبین کی اہم تصریحات

ربوہ۔ جماعت احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے افریقی مندوبین نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو ایک پریس کانفرنس میں لاہور اور لائل پور کے صحافیوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے یہ باور کرایا کہ اگر افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام نہ پہنچتے اور وہاں انتہائی نامساعد حالات میں بے لوث اور انتھک مساعی بروئے کار لا کر اپنی تبلیغی اور گوناگوں رفاہی سرگرمیوں کا آغاز نہ کرتے تو عیسائی پادریوں کی مشنری سرگرمیوں کے نتیجہ میں جو بلا روک ٹوک عرصہ دراز سے جاری تھیں وہاں اسلام رفتہ رفتہ معدوم ہو جاتا اور موجودہ مسلمانوں کی غالب اکثریت اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح عیسائیت کے آغوش میں جا چکی ہوتی۔ آج وہاں اسلام کو از سر نو جو سربلندی حاصل ہو رہی ہے۔ اور مسلمان اپنے جداگانہ تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کی راہ پر گامزن نظر آ رہے ہیں۔ تو اس کا سہرا جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات ہی کے سر ہے۔

اسی طرح یورپ اور امریکہ کے نو مسلم احمدی مندوبین نے اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے یہ باور کرایا کہ مغرب میں عیسائیت کی ناکامی اور اس کے عبرتناک انجام کے بعد دہریت کے پھیلاؤ کو ایک حد تک [illegible] اور وہاں کے اندر ارفع مذہب کی تلاش کا جذبہ ابھارنے میں احمدیہ [illegible] کی [illegible] یورپی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم [illegible] کے ذریعہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگرچہ [illegible] میں ابھی نو مسلموں کی [illegible] تھوڑی ہے۔ تاہم [illegible] آنے کا [illegible] مذہب جو ایک ارفع [illegible] مذہب کی تلاش اور روحانی تشنگی دور کرنے کی دوڑ دھوپ میں سرگرداں ہیں جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔ اور اس طرح حقیقی اسلام مغرب کی روحانی خلاء کو پر کر دکھائے گا

شرکت کرنے والے غیر ملکی مندوبین

اس پریس کانفرنس میں لاہور اور لائل پور کے متعدد روزناموں کے نمائندوں نے ربوہ آکر شرکت کی۔ اس کانفرنس سے ڈنمارک کے جناب عبد السلام میڈسن سویڈن کے جناب عزت اوینج، مغربی جرمنی کے جناب ہدایت اللہ ہیوبش۔ سوئٹزرلینڈ کے جناب زبیر یف ہاوزر یوگوسلاویہ کے جناب اسمٰعیل ڈلیوس امریکہ کے جناب رشید احمد۔ سیرالیون کے پیراماؤنٹ چیف جناب این۔ کے کامانگا۔ گھانا کے جناب حاجی الحسن عطا نائیجیریا کے جناب عبد العزیز ایبولا۔ کینیا کے جناب اے ایم گاکوریا۔ ماریشس کے جناب ایچ۔ اے۔ جواہر۔ انڈونیشیا کے جناب ایچ۔ ایس۔ یحییٰ پنتو اور سبا کے جناب الحاج محمد ڈنشن میرا یوسف نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے اپنے ملک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام اور اس کے [illegible] کن نتائج پر اختصار سے روشنی ڈالی اور بعد ازاں اخباری نمائندوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ کانفرنس [illegible] کے فرائض جناب غیر ملکی مندوبین کے منتخب امیر جناب عبد السلام میڈسن [illegible] ادا کئے [illegible]

[illegible]

[illegible] موقعہ پر آپ سے بھی سوالات کئے۔ جن [illegible] میں آپ نے غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے انہیں آگاہ فرمایا۔

یورپ میں اسلام کی سربلندی

جناب عبد السلام میڈسن آف ڈنمارک نے سکنڈے نیویا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۵۶ء سے قبل پورے سکنڈے نیویا میں اسلام کا سرے سے کوئی چرچا نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی قسم کی تبلیغی سرگرمی کا کوئی نشان تھا۔ ۱۹۵۶ء میں جماعت احمدیہ نے اپنا پہلا مبلغ وہاں بھیجا مبلغ کی آمد کے بعد وہاں پہلی بار اسلام کا چرچا شروع ہوا۔ اس کے بعد سے اب تک ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ایک مشن ہاؤس اور ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اس مسجد کا نام "مسجد نصرت جہاں" ہے اور یہ پورے سکنڈے نیویا میں اکیلی مسجد ہے۔ اس کے علاوہ سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم اور دوسرے نمبر کے بڑے شہر گوٹن برگ نیز ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں بھی تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور ان سب شہروں میں نو مسلم احمدیوں کی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ سکنڈے نیویا ممالک میں اب تک تین سو سے زیادہ افراد اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ سکنڈے نیویا میں اسلام پھیلنے کی رفتار سے مطمئن ہیں؟ جناب عبد السلام میڈسن نے کہا ہرگز نہیں۔ میں تو صرف اس دن مطمئن ہوں گا۔ جب اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا۔ اس سے پہلے مطمئن ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ میں شروع ہی سے دینیات کا طالب علم تھا۔ اور اپنی مذہبی تعلیم مکمل کر کے پادری بننا چاہتا تھا۔ لیکن حصول تعلیم کے دوران جب میں نے عیسائیت کا [illegible] [illegible] تو [illegible] مطمئن نہ ہو سکے۔ اور میں عیسائیت سے بیزار ہوتا چلا گیا۔ اگر میں اسلام کا مطالعہ کرنے کی طرف راغب نہ ہوتا تو دوسرے مغربی نوجوانوں کی طرح [illegible] بن جاتا۔ لیکن اسلام کے مطالعہ نے میری آنکھیں کھول دیں۔ اور حق آشکار ہونے پر میں نے اسلام قبول کر لیا۔

ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر میڈسن نے بتایا کہ ڈنمارک میں دوسرے ملکوں کے چودہ ہزار سے زیادہ مسلمان ملازم ہیں۔ لیکن انہیں صرف روپیہ کمانے سے غرض ہے۔ اسلام پھیلانے کے کام سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ دہریت [illegible] نام [illegible] نظر جس نے آجکل یورپ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ یورپ کبھی مسلمان ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا یہ خیال درست نہیں ہے کہ آجکل بھی یورپ میں دہریت کا ہی زور ہے۔ احمدیہ مشن کے قیام کے بعد سے وہاں دہریت کا زور رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ بلکہ اس کی بجائے لوگوں میں یہ جذبہ ابھر رہا ہے کہ کسی ارفع مذہب کی تلاش کی جائے۔ تاکہ روحانی تشنگی دور ہونے کی صورت پیدا ہو سکے جوں جوں قرآنی تعلیم سے لوگ آگاہ ہوتے جائیں گے۔ وہ اسلام کو ایک ابدی صداقت کے طور پر تسلیم کرتے جائیں گے اور انشاء اللہ وہ وقت آئے گا جبکہ پورا یورپ اسلام قبول کرے گا۔

ایک نامہ نگار نے سوال کیا کہ مغرب میں بالعموم اسلام کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گرم علاقوں میں ہی پنپ سکتا ہے سرد علاقوں میں اس کا پاؤں جمانا اور کامیاب ہونا ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ اسلام یورپ میں زور شور سے پھیل سکے گا۔ اس سوال پر مسٹر میڈسن نے سخت تعجب اور [illegible] کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اس سوال سے تو یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ سوال کرنے والے دوست مسلمان ہونے کے باوجود عیسائیوں کے اس غلط مفروضہ کو درست سمجھتے ہیں۔ خود ایک مسلمان کی طرف سے کئے گئے اس سوال کا جواب دینے سے میں قاصر ہوں۔ جماعت احمدیہ نے اپنے عمل سے عیسائیوں کے اس مفروضہ کو غلط ثابت کر دکھایا ہے۔

صداقت کی کشش

امریکہ کے بارے میں ایک یہ سوال کیا گیا کہ وہاں بڑے وسیع پیمانہ پر [illegible] بھی نو [illegible] بالخصوص جبکہ وہاں کے سیاہ فام مسلمانوں [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

وہاں [illegible] تو اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کام کر رہی ہے۔ صداقت [illegible]

[illegible] ہے حقیقی اسلام جو [illegible]

[illegible]

میں بھی پھیل رہے ہیں۔ کیونکہ جب لوگ دوسرے مذاہب کے اصول سے مطمئن نہیں ہوتے تو وہ مذہب کی صداقت کی تلاش کرتے ہیں۔ اسلام وہاں اس لئے پھیل رہا ہے۔ اور پھیل کر رہے گا کہ یہ سرتاسر صداقت ہے۔ ایک دوسرے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یورپ کی طرح امریکہ میں بھی صحیح معنوں میں تبلیغ کا کام صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ بعض عرب اور دوسرے مسلمان بھی وہاں اس غرض سے گئے تھے لیکن تنظیم اور منظم جدوجہد کے فقدان کی وجہ سے وہ کامیاب نہیں ہو سکے اس میدان میں جو کچھ کام کیا ہے جماعت احمدیہ نے ہی کیا ہے اور وہی وہاں کے لوگوں کو حقیقت اسلام سے روشناس کرا رہی ہے۔

اسلام کا ایک زندہ معجزہ

جماعت احمدیہ جناب ہدایت اللہ بخش صاحب نے ... مذہب کے انحطاط کا ذمہ دار عیسائیت کو ٹھہرایا۔ اور کہا کہ دہریت کی طرف رجحان اس لئے پیدا ہوا کہ عیسائیت کے خلاف عقل عقائد اور خلاف فطرت تعلیم نئی نسل کو مطمئن نہ کر سکی جس کے نتیجہ میں مذہب سے بیزار ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ اس کے بعد روحانی تسکین کی تلاش میں انہوں نے عجیب و غریب نظریات اپنانا شروع کئے اور اس طرح بے راہ روی کے ہاتھوں تباہی کے کنارے جا لگے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے ہپی ازم کی تحریک کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا یہ تحریک بھی عیسائیت کی ناکامی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی اور اس نے نوجوانوں کو تباہی کے راستہ پر ڈالنے میں بہت نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا۔ بہت سے دوسرے نوجوانوں کی طرح میں بھی اس تحریک میں جا شامل ہوا تھا۔ اور دو سال میں نے ایک لیڈر کی حیثیت سے اس میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نہ صرف روحانی لحاظ سے بلکہ جسمانی لحاظ سے بھی، تباہی کے کنارے پر جا لگا اپنے آپ کو اس طرح تباہی کا شکار ہوتا دیکھ کر مجھے اسلام کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ چنانچہ اسلام کی برکت سے مجھے ہپی ازم" سے نجات ملی اور مجھے وہ حقیقی طمانیت نصیب ہوئی جس کا میں عرصہ سے متلاشی تھا۔ اس لئے میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ میں اسلام کی حیات بخش تاثیر کا زندہ معجزہ ہوں۔ آج اگر میں زندہ ہوں تو یہ حیات نو مجھے صرف اور صرف اسلام کے ہی طفیل نصیب ہوئی۔ آخر میں انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ آج مغرب کے نوجوانوں کو راہنمائی کی اشد ضرورت ہے اور ان کی اس ضرورت کو صرف اور صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے۔

عیسائیت کے اثر سے چھٹکارا

گیمبیا (مغربی افریقہ) کے جناب حاجی المحسن عثمان نے بتایا کہ انہوں نے مسلمانوں کا کوئی سکول موجود نہ ہونے کے باعث وہاں کے دستور کے مطابق ایک عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کی قریب تھا کہ دوسرے مسلمان طلباء کی طرح میں بھی عیسائیت کی آغوش میں آ جاتا لیکن احمدیہ مشن نے مجھے گمراہ ہونے سے بچا لیا۔ بعدازاں ۱۹۴۲ء میں میں نے باقاعدہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی آپ نے گھانا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے شاندار نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج گھانا کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی ۳۴۰ شاخیں قائم ہیں سینکڑوں کی تعداد میں مساجد کی تعمیر عمل میں آ چکی ہے۔ ایک اور عظیم کارنامہ جو جماعت احمدیہ نے وہاں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے انجام دیا۔ وہ وسیع پیمانہ پر اسلامی سکولوں کا قیام ہے۔ بہت سے پرائمری اور مڈل سکول کھولنے کے علاوہ اشانٹی میں پہلا مسلم سیکنڈری سکول قائم کرنے کا سہرا بھی وہاں کے احمدیہ مشن کے سر ہے اس کے بعد جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا دورہ فرمانے کے بعد وہاں ہائر سیکنڈری اسکولوں کے علاوہ ہسپتالوں کے قیام کا بھی اہتمام فرمایا۔ چنانچہ اب تک وہاں احمدیہ مشن کے زیر اہتمام چھ ہائر سیکنڈری سکولز اور چار ہسپتال قائم ہو چکے ہیں اس کے نتیجہ میں وہاں مسلمان نوجوان زیور علم سے آراستہ ہو کر ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ اس طرح انہیں عیسائی مشنوں کے اثر سے چھٹکارا نصیب ہو چکا ہے۔

برق رفتار ترقی

سیرالیون کے پیراماؤنٹ چیف جناب این نے گمانگا نے پریس کانفرنس میں اپنے ملک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور رفاہی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ۱۹۳۹ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ احمدی مبلغین کے وہاں پہنچنے سے قبل مسلمان انتہائی کسمپرسی کی حالت میں تھے۔ ان کا کوئی سکول یا مدرسہ نہ تھا۔ ہر شعبہ زندگی میں عیسائی چھائے ہوئے تھے احمدی مبلغین نے وہاں عیسائی پادریوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور وسیع پیمانہ پر مدارس اور سکولز کھول کر ادر مسلمان بچوں کو زیور علم سے آراستہ کر کے انہیں ہر شعبہ زندگی میں ترقی کرنے کے قابل بنایا۔ اب وہاں احمدیہ مشن کے زیر اہتمام ۷۶ پرائمری سکول چھ ماڈرن سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں احمدیہ سکولوں میں اس وقت دس ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں گزشتہ ڈیڑھ دو سال کے عرصہ میں احمدیہ ہسپتالوں سے اڑھائی لاکھ مریض استفادہ کر چکے ہیں۔ احمدی ڈاکٹرز نے اس عرصہ میں ۷۵ بڑے آپریشن نہایت کامیابی سے کئے ہیں یہ ہسپتال اپنی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے بے حد مقبول ہیں۔ اور ان کی شہرت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگ عیسائی ڈسپنسریوں اور سرکاری ہسپتالوں کی نسبت احمدی ہسپتالوں میں علاج کراتے ہیں۔ انہوں نے کہا میرے ملک میں جماعت احمدیہ ترقی ہی نہیں کر رہی بلکہ بڑی تیز اور برق رفتاری سے ترقی کر رہی ہے

تبلیغ اسلام کی منظم اور مربوط کوشش

کینیا کے جناب اے۔ ایم گاکوریا نے بتایا مشرقی افریقہ میں احمدی مبلغین کے آنے سے قبل مسلمان تبلیغ کے فریضہ سے بالکل غافل تھے جبکہ عیسائی مشنوں کی طرف سے عیسائیت کا پرچار زور شور سے جاری تھا مسلمان تبلیغ کرتے بھی تو کیسے کرتے۔ جبکہ وہ خود اسلام کی حقیقی روح سے نا آشنا تھے مولویوں نے کہہ رکھا تھا قرآن مجید کا ترجمہ کرنا جائز نہیں ہے اسے سمجھنے کیلئے عربی دان ہونا ضروری ہے اس لئے مسلمان بالکل اندھیرے میں تھے۔ احمدی مبلغین نے نہ صرف اسلام پھیلایا بلکہ قرآن مجید کا سواحیلی زبان میں ترجمہ شائع کر کے اس کی تعلیمات کو سب کے لئے عام کر دیا۔ پھر مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے علاوہ مدارس اور سکولز قائم کئے۔ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں عام بیداری پیدا ہوئی اور دوسروں نے بھی اسلام میں دلچسپی شروع کی انہوں نے کہا اشاعت اسلام کے نقطہ نگاہ سے افریقہ کی سرزمین بہت زرخیز واقع ہوئی ہے وہاں اسلام پھیلے گا اور بڑے زور شور سے پھیلے گا۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ صحیح معنوں میں واحد تبلیغی جماعت ہے۔ بعض اور ملکوں کی طرف سے مسلمان مبلغین وہاں پہنچے تھے۔ لیکن وہ اپنی مساعی میں خاطر خواہ کامیاب نہیں ہو سکے اول تو ان کا اصل مقصد تبلیغ نہ تھا۔ دوسرے ان میں تنظیم کا فقدان تھا۔ یہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو وہاں اسلام پھیلانے اور غالب کرنے کی منظم طور پر کوشش کر رہی ہے۔ اس لئے جو کامیابی اسے نصیب ہوئی وہ دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکی

بتیس ہزار احمدی گھرانے

انڈونیشیا کے نمائندے محترم جناب ایچ صدرالدین یحییٰ یفتو نے بتایا کہ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ساٹھ شاخیں قائم ہیں۔ جماعت کے زیر اہتمام وہاں چار اخبار شائع ہوتے ہیں۔ وہاں احمدی گھرانوں کی تعداد بتیس ۲۰۰۰۰ ہزار سے زائد ہے۔ ہر گھرانہ متعدد افراد پر مشتمل ہے۔ آپ نے بتایا کہ احمدیہ مشن نے قرآن مجید کا انڈونیشی ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔ جو وہاں بہت مقبول ہوا ہے۔ اگرچہ بعدازاں وہاں حکومت نے بھی قرآن مجید کا انڈونیشی ترجمہ شائع کیا ہے لیکن اس ترجمہ میں جماعت احمدیہ کی تفسیر سے بہت استفادہ کیا گیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ وہاں حکومت اور عوام نیز مختلف فرقوں کے ساتھ جماعت کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ اور وہاں باہم تعاون کی فضا قائم ہے۔ جماعت کی اسلامی خدمات کو بالعموم قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

پُرزور تردید

پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس الزام کی بھی پُرزور تردید کی گئی کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ نے کلمہ طیبہ میں ترمیم کر کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ کو اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہ میں تبدیل کر دیا ہے۔ اور یہ کہ نائیجیریا کی ایک مسجد کی عمارت پر کلمہ طیبہ ترمیم شدہ حالت میں لکھا ہوا ہے۔ اخبار نویسوں کو بالوضاحت بتایا گیا کہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے اور ایک افترائے عظیم سے کم نہیں۔ جماعت احمدیہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہے اور یہی اس کے مذہب کا خلاصہ ہے اور نائیجیریا کی مسجد پر بعینہٖ یہی کلمہ لکھا ہوا ہے۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۲ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کامیاب کسرِ صلیب

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

یہ ایک تاریخی اور ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ ۱۹ ویں صدی کے آخر اور ۲۰ ویں صدی کے ابتداء میں دنیا کے تمام مذاہب کا اور خصوصاً عیسائیت کا یہ نصب العین تھا کہ مذہب اسلام کو صفحہ ہستی سے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ ساری دنیا کے عیسائیوں اور ان کے منادوں کی طرف سے منظم رنگ میں فرزندان اسلام کو عیسائیت کے حلقہ بگوش کرنے اور تثلیث کے باطل عقیدے کے پرستار بنانے کے لئے مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں گھس کر جدوجہد کی گئی تھی۔ اس وقت کے اسلام کا جو نقشہ ان عیسائیوں نے کھینچا تھا۔ کچھ اس قسم کا تھا، کہ جیسا کہ پادری عمادالدین نے لکھا

"محمدی مذہب کیلئے اگرچہ ایک صورت تو ہے مگر اس میں جان ہرگز نہیں اس لئے وہ ایک مُردہ دین ہے۔ یا ایک پتلا ہے جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا مگر اس میں جان نہ ڈال سکا۔"

(تعلیم محمدی ... مطبوعہ ۱۸۷۰ء)

ایک طرف اسلام اور مسلمانوں کی یہ زبوں حالی اور دوسری طرف اپنی دنیاوی جاہ و جلال کو دیکھ کر عیسائی پادریوں کو اپنے مقصد کی تکمیل اور کامیابی کا اتنا یقین پیدا ہو گیا تھا کہ وہ یہاں تک دعویٰ کر بیٹھے تھے کہ ... دمشق اور تہران ... شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے یعنی عیسائیوں اور ان کے پادریوں سے بھرے نظر آئیں گے ... کہ صلیب کی چمکار ... عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی ... تک پہنچے گی اور عیسائی سلطنتیں اور ان کے پادری ... مقدس شہر اور خاص کر کعبۃ اللہ کے حرم ... داخل ہوں گے۔

عیسائی منادوں نے اپنے مشن کی کامیابی کو دیکھ کر دعوے کرنے لگے تھے کہ

"All the progress which the 19th Century has achieved appears to many Christians but a faint prophecy of the Christian victories which await the 20th"

(Barrows lectures P. 23)

یعنی وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو ۱۹ ویں صدی میں نصیب ہوئی ہے وہ بہت عیسائیوں کے نزدیک ان فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے۔ جو عیسائیت کو ۲۰ ویں صدی میں ملنے والی ہے۔

اس زمانہ میں عیسائی پادری اور ان کی تنظیم کے پیچھے حکومت برطانیہ کا بھرپور تعاون حاصل تھا۔ اس لئے پادری یہ یقین کر چکے تھے کہ اب عیسائیت حکومت کے زیر سایہ ساری دنیا میں محیط ہو جائے گی۔

لیکن سوال یہ ہے کہ وہ خدا جس نے "انا الدین عند اللہ الاسلام" کہہ کر مذہب اسلام کو قیامت تک کے لئے پسند فرمایا تھا اور مسلمانوں کے تعلق "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" کا خطاب دیا تھا کیا اسلام کو تباہ ہونے اور مسلمانوں کو تثلیث کے پرستار بننے دیتا نہیں ... نہیں۔

چنانچہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل ... حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم الشان خبر دی تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب"

(بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ بن مریم)

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ضرور مسیح نازل ہوں گے۔ جو حکم و عدل بن کر آئیں گے۔ اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ اور جنگ کو موقوف کر دیں گے۔

یہاں فیکسر الصلیب سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ حضرت مسیح موعود آ کر گرجاؤں کھنٹہ گھروں، اور عیسائیوں کے گلے میں پڑی ہوئی صلیبوں کو توڑتے پھریں گے۔ اس سے سوائے فتنہ و فساد و ہنگاموں کے عیسائیت کا استیصال ممکن نہیں۔

اس حدیث کی شرح لکھنے والے علماء سلف نے کسر صلیب سے مراد از روئے دلائل صلیبی مذہب کا بُطلان قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری کی شرح لکھنے والے علامہ بدرالدین العینی فرماتے ہیں:-

"المرادُ من کسر الصّلیب اظہار کذب النصاریٰ"

کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹ کا اظہار ہے۔

اسی طرح مرقات شرح المشکوٰۃ میں لکھا ہے:

"ای یُبطِلُ النصرانیۃ ویحکُمُ بالمِلّۃِ الحنیفیۃ"

یعنی کسر صلیب کا مطلب اسلام کی حقانیت اور عیسائیت کا باطل ہونا ثابت کرنا ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آ کر قرآن مجید کی روشنی میں صلیبی مذہب کا بطلان ثابت کر دیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور صلیبی مذہب کے عروج اور غلبہ کا وقت ہوگا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلبہ عیسائیت کو فتنہ دجال کے نام سے ... فرمایا ہے اور ... ہے کہ

"انی انذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ"

(مشکوٰۃ باب قصۃ ابن صیاد ...)

میں تمہیں اس (فتنہ دجال سے) ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔

ایک مغربی مفکر مسٹر ٹامس پوٹس نے اپنی مشہور کتاب "The unveiling daughters of an aged mother" میں تمام عیسائی فرقوں کو "دجال" قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ

The great antichrist is popery in the church of Rome.

یعنی رومن کیتھولک چرچ میں پوپ کا عہدہ بذاتِ خود بہت بڑا دجّال ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا خاتمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قرار دیا ہے۔

چنانچہ عین موقعہ پر جب ساری دنیا میں صلیبی مذہب کا عروج اور غلبہ ہو گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو کاسر صلیب بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے نہایت کامیابی کے ساتھ کسر صلیب کی مہم کو جاری فرمایا۔ چنانچہ ایک مفسر قرآن مولانا نور محمد صاحب نقشبندی چشتی اپنے مقدمہ قرآن میں انیسویں صدی کے آخر کا نقشہ کھینچتے ہوئے، عیسائیوں کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرکت کا یوں اعتراف کرتے ہیں:-

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لیکر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لونگا۔ ولایت کے انگریزوں ... روپیہ کی مدد اور ... کی ... تمام ... کا ... ہندوستان میں ... کر ... دیا ...... حضرت ... اسلام ... پر ... اور ... ہوئے ... خیال ... دنیا ... ہوگیا ..."

لیفرا۔۔ے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے۔ وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھے قبول کر لو۔۔۔۔

۔۔۔۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھوڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اسی ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔"

(حمائل قرآن مجید دو ترجمہ والی مقدمہ صفحہ ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف عیسائیوں کو للکارا اور دوسری طرف مسلمانوں کی زبوں حالی کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت درد دل سے خدا تعالیٰ سے التجاء فرمائی ہے۔

(۱) یَارَبِّ اَرِنِیْ یَوْمَ کَسْرِ صُلُبِہِمْ
یَارَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلٰی جُدْرَانِہِمْ

(۲) یَارَبِّ مَزِّقْہُمْ وَفَرِّقْ شَمْلَہُمْ
یَارَبِّ قُوْدْ ہُمْ اِلٰی بُدْرَانِہِمْ

(۳) اَنْزِلْ جُنُوْدَکَ یَاقَدِیْرُ لِنَصْرِنَا
اِنَّا لَقِیْنَا الْمَوْتَ مِنْ لُقْیَانِہِمْ

(۴) یَارَبِّ قَدْ بَلَغَ الْقُلُوْبُ حَنَاجِرَ
یَارَبِّ نَجِّ الْخَلْقَ مِنْ ثُعْبَانِہِمْ

(۵) اِنَّ الصَّلِیْبَ سَیُکْسَرَنْ وَیُدَقَّقَنْ
جَاءَ الْجِیَادُ وَزَھَقَ دَقْتُ اَوَانِہِمْ

اے میرے رب! مجھے وہ دن دکھا جب ان کی صلیب ٹوٹ جائے اے میرے پیارے خدا مجھے ان کی بنیادوں اور در و دیوار پر قبضہ عطا فرما۔

اے میرے رب! تو ان کی طاقت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان کی جماعت کو پراگندہ کر دے۔ تو ان کو ایسے رستہ پر چلا کر ان کی طاقت پگھلتی چلی جائے۔

اے قادر مطلق خدا! ہماری مدد کے لئے آسمانی لشکر نازل فرما ہمیں تو ان کے مقابلہ میں موت کی تلخی برداشت کرنی پڑ رہی ہے

اے میرے رب! دل اب بے قابو ہو کر سخت مضطرب ہے تو اپنی مخلوق کو پادریوں کے اژدہے سے نجات بخش!

یقیناً عنقریب صلیب ٹوٹ جائے گی۔ اور ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ اسلام کے اصیل گھوڑے آ گئے ہیں۔ اور ان لوگوں کی گدی کا وقت جاتا رہا ہے۔

اب آئیے! اب ہم دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح صلیب کو یعنی صلیب کے مذہب کو میدان مبارزت سے بھاگنے پر مجبور کر دیا!

قبل اس کے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسر صلیب کی مہم کے بارے میں کچھ ذکر کروں سب سے پہلے ہمیں عیسائیت اور اس کے عقائد کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے

موجودہ عیسائیت تین ستونوں پر کھڑی ہے یعنی تثلیث، الوہیت مسیح اور حضرت مسیح کی صلیبی موت کے ذریعہ کفارہ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب ہم بائیبل کا غائرانہ اور محققانہ غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ تینوں عقائد اس میں نظر نہیں آتے اور یہ بات روز روشن کی طرح سامنے آتی ہے کہ موجودہ عیسائیت اور اس کے عقائد کا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ساتھ اور آپ کے مشن کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے یہ حقیقت مختلف دلائل و براہین کی روشنی میں پیش فرمائی ہے کہ موجودہ عیسائیت کا بانی حضرت مسیح علیہ السلام نہیں بلکہ پولوس رسول ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے دراصل پولوسی مذہب ہے نہ مسیحی ۔۔۔۔۔۔ اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیح تو وہ بے نفس تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ ان کو کوئی نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۳۴)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

"یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے۔ بہت دکھ دیا۔ اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے اپنے تئیں حواریوں میں داخل کیا۔ اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سؤر کو جو توریت کی رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا۔ اور شراب کو بہت وسعت دے دی۔ اور انجیلی عقیدے میں تثلیث کو داخل کیا تا ان بدعتوں سے یونانی بت پرست خوش ہو جائیں"

(کشتی نوح)

اس حقیقت کا اعتراف اب عیسائی مصنفین اور محققین بھی کر رہے ہیں چنانچہ مشہور عیسائی مفکر ہربرٹ ملر اپنی کتاب The uses of the past. میں لکھتے ہیں:-

"پولوس نے اوّلین کام یہ کیا کہ مسیح کے حقیقی تاریخی وجود کو اپنے خیالات کی بھینٹ چڑھا دیا ۔۔۔۔۔۔ پولوس نے بڑے خلوص کے ساتھ اس انجیل کی منادی کی جس کی تعلیم مسیح نے اپنی اناجیل میں قطعاً نہیں دی۔" (صفحہ ۱۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تثلیث الوہیت مسیح اور کفارہ وغیرہ جو عقائد موجودہ عیسائیت میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن کا ذکر حضرت مسیح ناصری کے مشن میں نظر نہیں آتا۔ یہ سب پولوس رسول کے اختراع شدہ ہیں اور ان کا حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

اس کے برعکس بائیبل کے پرانے اور نئے عہد ناموں میں بے شمار حوالے ایسے نظر آتے ہیں جن میں واضح رنگ میں توحید کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ عہد نامہ قدیم کے کتاب استثناء میں واضح رنگ میں مرقوم ہے۔

"سن اے بنی اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ۔"

(استثناء ۶:۴،۵)

اسی طرح عہد نامہ جدید میں لکھا ہے:-

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"۔

(متی ۱۷:۳)

اس حوالہ میں واضح رنگ میں خدائے واحد اور اس کے رسول حضرت مسیح پر ایمان لانے کا ارشاد ہے۔

اس قسم کے بے شمار حوالے ہمیں بائبل میں ملتے ہیں جن میں توحید کی تعلیم ہی نظر آتی ہے۔ اور کہیں بھی حضرت مسیح نے الوہیت کا دعویٰ فرمایا ہے اور نہ ہی کہیں تثلیث کی تعلیم نظر آتی ہے۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ حضرت رسول عربی صلعم نے دجّال کی ایک علامت یہ بیان فرمائی تھی کہ وہ ایک آنکھ کا کانا ہوگا۔ چنانچہ عیسائیوں میں ہمیں یہ علامت اس رنگ میں نظر آتی ہے کہ ان کی دنیاوی آنکھ اتنی تیز اور روشن ہے کہ لاکھوں میل دوری پر واقع چاند پر جو انسان گیا تھا۔ اس کی ہر حرکت و سکون حتی کہ اس کی نبض کی حرکتیں بھی انہیں نظر آتی رہیں۔ اور زمین پر بیٹھے چاند پر چلنے والے انسان کو کنٹرول کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل ان کی روحانی آنکھ اس حد تک اندھی ہے کہ تین ایک اور ایک تین کے عجیب مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک ان پڑھ بچہ بھی اس کو حل کر سکتا ہے کہ ۱+۱+۱ = ۳ (ایک جمع ایک جمع ایک برابر تین ہوتے ہیں) لیکن ان روحانی اندھوں کو ۱+۱+۱ = ۱ ہی نظر آتا ہے۔ یعنی باپ۔ بیٹا۔ روح القدس تینوں مل کر ایک ہیں اور یہ ایک تین ہے۔

بہر حال یہ مسئلہ ہی بظاہر غیر معقول ہے۔ اور حضرت یسوع مسیح جو ایک معقول انسان تھے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ رسول اور نبی تھے۔ ان کی طرف اس غیر معقول عقیدے کو چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔

اس لئے اس مسئلہ کے بطلان کی ہمیں زیادہ ضرورت نہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ موجودہ عیسائیت میں اس عقیدے کی زیادہ اہمیت اور وقعت بھی نہیں ہے۔

(باقی)

اخبار بدر کی توسیع و اشاعت ہر احمدی کا قومی فرض ہے

ہولناک پیش گوئیاں

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

رہا دین باقی نہ اِسلام باقی !
اک اِسلام کا رہ گیا نام باقی !
تنزّل نے کی ہے بُری گت ہماری بہت دور پہنچی ہے نکہت ہماری
گئی گذری دُنیا سے عزّت ہماری نہیں کچھ ابھرنے کی صورت ہماری
پڑے ہیں اک امید کے ہم سہارے
توقع پہ جنّت کے جیتے ہیں سارے

کیسی وحشت ناک ہے یہ صورتِ حال کہ امریکہ کی سائنسی خبر رساں ایجنسی کی طرف سے دی گئی خبر، جس میں سمندر کی سطح سے اُٹھنے والا جوار بھاٹا ساحل کے قریب کی زمین پر چند میل دور تک تباہی و بربادی مچانے کی اطلاع دی گئی ہے، اس سے تو آپ کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن مخبرِ صادق جیسے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ۱۴ سو سال پہلے کی بات آپ کے اپنے زمانہ میں۔ آپ کے گرد و پیش ہیں آپ کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ نام کے مسلمانوں کے دلوں کی زمین پر بد اعمال اور بدکرداروں کا جو جوار بھاٹا تباہی مچا کر دلوں سے متاعِ ایمان کو ختم کر چکا ہوتا ہے اس کا احساس تک نہیں ہوتا نہ اس سے طبائع میں وحشت پیدا ہوتی ہے ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست !!

کیا یہ صورتِ حال محض اس وجہ سے نہیں کہ دلوں پر زنگ لگ گیا اور احساسِ زیاں ہی جاتا رہا۔ آنکھوں کی بصارت تو قائم ہے لیکن دلوں کی بصیرت ہی ختم ہو چکی ہے — !!

تلبیس سے نمبر پر دجّال سے متعلق اس لمبی پیشگوئی کو مستحضر کیجئے جس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام ... کانے دجّال اور اس کی فتنہ سامانیوں سے اپنی امت کو انذار کرتا رہا۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں بھی تم کو اس کے بارہ میں ہوشیار کر دیتا ہوں۔ مگر جب موعود دجّال ظاہر ہو چکا اور اس نے بحر و بر میں ہولناک تباہی مچا دی تو کتنے ہیں جو انذارِ نبویؐ سے فائدہ اُٹھانے والے بنے ؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع کے مطابق "مسیح موعود" (جسے حضورؐ نے قاتلِ دجّال قرار دیا ہے) کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ؟ یا آپؐ کے اس تاکیدی حکم کی تعمیل کی — جس میں حضورؐ نے اپنے ہر امتی کو ارشاد فرمایا :-

مَن ادرک منکم عیسی بن مریم فلیقرأہ منّی السّلام

(حجج الکرامہ)

تم میں سے جو مسیح موعود کو پائے وہ میری طرف سے اسے سلام پہنچائے۔

مگر یہاں تو صورتِ حال ہی بالکل الٹ نکلی۔ دجّال کے فتنوں سے ہر کوئی پناہ مانگ رہا ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی لیکن مسیح موعود کے ساتھ وابستگی کے لئے کسی کے دل میں احساس تک پیدا نہیں ہوتا۔ اگر دیگر تمام تفصیلات کو سردست چھوڑتے ہوئے صرف اسی بات پر غور کر لیا جائے تو مسلمانوں کی حالت جس طور پر ہولناک اور اندیشہ ناک بن کر سامنے آجاتی ہے وہ مدّ و جزر جو چاند کے زمین سے قریب ہو جانے کے نتیجہ میں ہولناک صورت پیدا ہو جانی بتائی جاتی ہے وہ کچھ نسبت ہی نہیں رکھتی۔

خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں صاف فرما دیا کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل آیت ۱۶)

ہم کسی قوم پر ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک اُن کی طرف کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

اب ذرا اپنے زمانہ پر نظر کر کے دیکھ لیں، عذابوں کا ایسا سلسلہ چلتا جا رہا ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ طاعون۔ زلازل۔ طرح طرح کی وبائیں۔ جنگیں اور قحط سالیاں۔ ملکی حکومتوں کی ابتری۔ ہر جگہ بے چینی اور پُر سکون زندگی کا خاتمہ، یہ سب عذاب نہیں تو اور کیا ہیں ؟ جو ایک کے بعد دوسرا اس طرح چلا آرہا ہے جیسے کسی زنجیر کی ایک کڑی کے بعد دوسری کڑی خود بخود سامنے آتی جاتی ہے۔ اور اہلِ الحق ہیں کہ ان ... قسم کے ابتر حالات ہیں، برابر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

پس یہ ہیں ان ہولناک حقیقی پیشگوئیوں میں سے صرف چند ایک کا ذکر ... جو آج سے چودہ سو سال پہلے مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں اور آج ہر شخص اُن کو ہولناک صورتِ حال میں پُورا ہوتے بچشم خود دیکھ ... کر رہا ہے۔ مگر بہت کم ہیں جو اُن سے عبرت پکڑتے اور اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں — !!

فاعتبروا یا اولی الابصار ٭

"صد سالہ جشن فنڈ"

احبابِ کرام اور جماعتیں جلد اپنے وعدے ارسال فرمائیں

صد سالہ جشن فنڈ کے متعلق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر بدر ۳۱ جنوری میں شائع ہو چکی ہے۔ اور یہ پرچہ تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ احبابِ کرام اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہہ کر جلد اپنے وعدے نظارت ہذا کو ارسال فرما دیں۔

جماعتِ احمدیہ قادیان کے وعدے خدا کے فضل سے ڈیڑھ لاکھ سے بھی اوپر پہنچ گئے ہیں۔ ابھی مزید وعدے آرہے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے وعدوں کا انتظار ہے ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

قادیان ۱۰ فروری۔ آج ناصرات الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع دن کو ڈیڑھ بجے احمدیہ گرلز سکول میں زیرِ صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و مقامی عمل میں آیا۔ ناصرات کی بچیوں کے چار گروپوں کا تقریری مقابلہ ہوا۔ یہ گروپ عمروں کے لحاظ سے بنائے گئے تھے اور اسی کے مطابق عنوانات کی تشکیل کی گئی تھی۔ بعد میں ججوں کے فیصلہ کے مطابق اوّل۔ دوئم اور سوئم آنے والی بچیوں کے نام کا اعلان محترمہ صدر صاحبہ نے فرمایا۔

تمام وقت مقامی ممبرات لجنہ اماء اللہ نے بڑی دلچسپی سے پروگرام کو سُنا۔ اور آخر میں بعد دُعا یہ تقریب بخیر و خوبی برخاست ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ٭

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کیلئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز :- دکان 23-1652، 23-5222
مکان 34-0451

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں :-

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ نمبر ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA — 12

فون نمبر :- 34-8407

منظوری عہدیداران و ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۵۳ ہش (۱۹۷۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت سال ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۱۹۷۴ء کے لئے عہدیداران و ممبران صدر انجمن احمدیہ کی مندرجہ ذیل منظوری عطا فرمائی ہے :-

۱۔ محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب — ناظر اعلیٰ و صدر مجلس۔
۲۔ " " صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب — ایڈیشنل ناظر اعلیٰ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ناظر امور عامہ۔
۳۔ " شیخ عبدالحمید صاحب عاجز — ناظر جائداد۔
۴۔ " قریشی منظور احمد صاحب سوز — ناظر تعلیم۔
۵۔ " چوہدری فیض احمد صاحب — ناظر بیت المال آمد۔
۶۔ " قریشی عطاء الرحمٰن صاحب — ناظر بیت المال خرچ۔
۷۔ " مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی — ممبر
۸۔ " سید وزارت حسین صاحب اورینوی — "
۹۔ " سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ — "
۱۰۔ " سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی — "
۱۱۔ " سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ — "
۱۲۔ " صدیق امیر علی صاحب موگرال (کیرالہ) — "

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

یوم المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش مطابق ۲۰ فروری ۱۹۷۴ء بروز بدھ یوم مصلح موعود منا کر ان اجلاسات کی رپورٹیں جلد مرکز بھجوائیں۔ تاخیر سے آنے والی رپورٹیں شائع نہ ہو سکیں گی۔

جملہ صدر صاحبان۔ عہدیداران اور مبلغین کرام ان جلسوں کا اہتمام شایانِ شان کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین ؂

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ سلسلہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۱ تبلیغ (فروری)۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ سلسلہ ۶ فروری کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم عرصہ قریباً دو سال سے صاحب فراش تھے اور ایک ماہ سے کٹک جنرل ہسپتال میں بغرض علاج داخل کئے گئے۔ مورخہ ۶ فروری کو ہسپتال میں ہی ان کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی۔ چنانچہ ڈاکٹری مشورہ اور اُن کی خواہش کے مطابق بذریعہ ٹیکسی اُن کے بیٹے عزیز احسان اور مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب ان کو کیرنگ لے آئے۔ لیکن تقدیر خداوندی غالب آئی اور رات ۸ بجے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم بطور مبلغ سلسلہ عرصہ کم و بیش تیس سال خدمت بجا لاتے رہے۔ یہی خدمت ان کی بہترین یادگار رہے گی۔

اس موقعہ پر ادارہ بدر ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے اور تمام احباب جماعت سے بھی درخواستِ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے آمین ؂

(ایڈیٹر بدر)

پروگرام دورہ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۷۴ء کو انشاء اللہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق چندہ وقف جدید کی وصولی وحصول وعدہ جات کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعت سے اس سلسلہ میں کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے آپ کو نوازے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۲/۷۴	اٹارسی	۲ ۳/۷۴	۱	۳ ۳/۷۴
بنارس	۱۱ ۲/۷۴	۱	۱۲	ساندھن	۴	۲	۶
بدوہی	۱۲	۱	۱۳	صالح نگر	۶	۲	۸
فیض آباد	۱۳	۱	۱۴	شکوہ آباد	۱۱	۱/۲	۱۱
گونڈہ	۱۴	۱	۱۵	مین پوری	۱۱	۱	۱۲
لکھنؤ	۱۵	۱/۲	۱۵	بھوگاؤں۔ علی پور کھیڑہ	۱۲	۱	۱۳
کانپور	۱۵	۳	۱۸	ننگلہ گھنو	۱۳	۳	۱۶
فتح پور۔ بہوہ	۱۸	۱	۱۹	بریلی	۱۷	۱/۲	۱۷
رہن سنگھ پور	۱۹	۲	۲۱	شاہجہانپور	۱۷	۲	۲۰
سمور	۲۱	۱	۲۲	امروہہ	۲۰	۳	۲۳
کانپور	۲۲	۱/۲	۲۲	میرٹھ۔ انچولی	۲۳	۲	۲۵
نودہا۔ کمریا	۲۳	۲	۲۵	انبیٹھ	۲۵	۲	۲۷
مسکرہ	۲۵	۱	۲۶	بجوپورہ۔ بہارنپور	۲۷	۱	۲۸
راٹھ	۲۶	۲	۲۸	تلاکور	۲۸	۱	۲۹ ۲/۷۴
کوپخ	۲۸ ۲/۷۴	۱	۱ ۳/۷۴	قادیان	۳۰ ۳/۷۴	-	-
چرگاؤں۔ جھانسی	۱ ۳/۷۴	۱	۲/۳	—×—	-	-	-

جملہ خریداران بدر کیلئے ایک ضروری اعلان

اگرچہ پہلے بھی اکا دکا خریداران اخبار بدر کی طرف سے ایسی اطلاع ملتی رہی ہے کہ انہیں بدر کا فلاں فلاں پرچہ نہیں ملا۔ مگر عرصہ دو ماہ سے ایسی شکایات بکثرت موصول ہونے لگی ہیں بلکہ بعض خریداروں کی طرف سے یہاں تک اطلاع ملی ہے کہ انہیں پورا پورا مہینہ اخبار نہیں مل رہا ہے۔ درآں حالیکہ دفتر کی طرف سے تمام خریداروں کو پوری احتیاط کے ساتھ پرچہ پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ اسلئے ایسی شکایات کے سدِ باب کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ

دفتر مینجر بدر کی طرف سے یہاں کے ڈاکخانہ کے متعلقہ افسران اور دفاتر کو اس نقص کو دُور کرنے کے لئے پہلے بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے اور اب بھی کارروائی کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جن جن دوستوں کو ایسی شکایت پیدا ہو وہ اپنے اپنے ڈاکخانہ کو اپنی [illegible] لکھیں اور اس کی نقل سرکل کے ہیڈ آفس کو اطلاع اور کارروائی کے لئے بھجوا دیں۔ اور اس کی ایک نقل مینجر بدر کو بھجوا دیں تا کہ ضرورت پڑنے پر یہاں سے بھی مناسب کارروائی کی جائے اور پرچہ کی ترسیل کا خاطر خواہ انتظام کرایا جائے۔

امید ہے آپ اس پر ضرور عملدرآمد کریں گے اس کے بغیر ایسی شکایات کا ازالہ ممکن معلوم نہیں ہوتا۔

مینجر بدر قادیان